گجرات کے مظلوم امارت والے مسلمانوں کی جانب سے شرفاء اہل شوریٰ اور اہلِ حق مفتیان کرام کے نام

(مفتیان کرام سے چند سوالات ہے، کچھ تفصیلی حقائق کو ذکر کرنے کے بعد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے الخلق عیال اللہ، ساری مخلوقات اللہ کی عیال ہے۔ جو بندہ دینی اور دنیوی کمی کو کسی میں دیکھ کر خیر خواہی اور محبت کے انداز سے دور کرنے کی فکر کرے گا وہ اللہ کا محبوب بن جائے گا۔

چند سالوں پہلے تبلیغی حضرات اپنی جان مال کی قربانی دیتے ہوئے بے نمازی میں، شرابیوں میں، جگاریوں میں، اور اہل بدعت میں اور گناہوں کے دلدل میں پڑے ہوئے لوگوں میں چل پھر کر ان سے محبت کرتے ہوئے ان کی برائی کا تذکرہ تو کیا، ان کے برا ہونے کا خیال بھی لانے سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے اور اس درمیان میں کوئی متکلم کے سامنے اشارتاً مخاطب کی کسی کمی، یا کسی برائی کا ذکر چھیڑ دے تو اسکو سختی سے خاموش کرتے ہوئے مخاطب کی اچھائیاں بیان کر کے اسکو دین سے اور مسجد سے قریب کرنے کی جدوجہد کرتے رہیں۔

ان خوبیوں کے حاملین کی محنت اور برکت سے امت کے افراد میں گنہگار دیندار بنتے رہیں۔ اور ظلم کرنے والے خدمت گزار اور شب بیدار بنتے رہیں ان باتوں پر پورے عالم کے مسلمان شاہد ہیں۔

جب سے اہل شوریٰ کے بعض ذمہ داروں نے اہل امارت کے ان مسلمانوں کو جو نمازی ہیں، کلمہ گو ہیں، مسجدوں کو آباد کرنے کی فکر کرنے والے ہیں، ایسوں کو ناحق اور گمراہ کہنے لگے اور ان بعض اہل شوری حضرات کی وجہ سے امت کا اتحاد اختلاف میں، محبت نفرت میں، اور جوڑ توڑ میں بدل گیا۔

اہل شوریٰ اہلِ امارت کو تین وجوہات کی بنا پر گمراہ اور ناحق ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے مسلمان عوام کو اہل امارت سے نفرت دلاتے ہوئے ان کی مجالس میں دینی حلقوں سے اور تعلیمی حلقوں سے اور ان کے ساتھ خروج فی سبیل اللہ سے شدت کے ساتھ روکتے ہیں اگر کوئی انکی بات نہ مانے تو اس مسلمان کا شوری والوں میں تذکرہ کرتے ہوئے اس کے ناحق ہونے کی تشہیر کر دیتے ہیں۔

بعض شوریٰ والوں کے نزدیک امارت والوں کے باطل ہونے کی تین وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ (۱) یہ لوگ اہلِ شوری کے بزرگوں کی تعظیم تو کرتے ہیں اور احترام بھی کرتے ہیں، لیکن ان بزرگوں کو اپنا ذمہ دار ماننے کے بجائے مولانا سعد صاحب کو اپنا امیر مانتے ہیں۔

دوسری وجہ (۲) امارت والوں کے ناحق ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ مولانا سعد صاحب کے خلاف ۸۵ غلطیوں کی جو کتاب لکھی گئی ہے اس پر نہ تو توجہ دیتے ہیں اور نہ اپنی مجالس میں وضاحتی جوڑ کر کے مذاکرہ کرتے ہیں اور مفتیان دیوبند کے فتوے کو ماننے کے بجائے مولانا سعد صاحب کے چوتھے رجوع نامہ کو جو مفتیان دیوبند کے مطلوبہ شرائط کے عین مطابق تھا اس رُجوع نامہ کو اہمیت دیتے ہیں۔

تیسری وجہ (۳) ان کے ناحق ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ مولانا سعد صاحب کی تالیف کی ہوئی کتاب منتخب احادیث کی بھی فضائل اعمال کے ساتھ تعلیم کرتے ہیں۔ اور مولانا سعد صاحب کا بتایاہوا طریقہ دعوت، تعلیم اور استقبال جو ہمارے بزرگوں کے منشا کے خلاف ہے اس کو اہمیت دیتے ہیں۔

اہلِ شوریٰ میں سے بعض لوگوں کا جو عوام میں سے نہیں، مسجد وار جماعت کے ساتھی بھی نہیں، بلکہ مسجد وار جماعت کے متحرک ذمہ دار اور تمام حلقوں کے ذمہ دار سمجھے جاتے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ اہل امارت کو باطل اور گمراہ کہنے کے ہمارے پاس چند دلائل ہیں۔

(۱) پہلی دلیل یہ ہے کہ دنیا کے اکثر علمائے کرام ہماری تائید میں ہمارے ساتھ ہیں، اور مفتیان دیوبند کا فتوی یہ ہمارے لئے دلیل ہے، اس فتوے کے ذریعے سے ہم نے بہت سارے نامور اور مشہور مدارس کے متہم اور ذمہ دار اساتذہ کی تائید تحریراً اور تقریراً حاصل کرتے ہوئے ہمارے اخص الخاص نے وضاحت کے نام پر جوڑ کئے، پھر مخصوص حضرات نے جوڑ کیے، پھر انکو نمونہ بنا کر پوری دنیا کے ہر صوبے کے ہر شہر میں اور ہر حلقے کے اندر جوڑ رکھے گئے جس میں مولانا سعد صاحب کی اور نظام الدین والوں کی غیبتیں کی گئیں۔ غلطیوں کو اجاگر کیا گیا اور اتنی نفرتیں کانوں کے ذریعے سے دلوں میں اتاری گئیں کہ اب نظام الدین والوں کی اچھائیوں سے بھی نفرتیں ہونے لگئیں، حتیٰ کہ سالہا سال سے اہل شوریٰ کے ساتھ ایک ساتھ رہ کر مسجد کو آباد کرنے والا اور جماعتوں میں اکثر ساتھ میں چلنے والا ان وضاحتی پروگراموں کو سن کر کوئی بندہ غیبتوں سے بچنا چاہے اور سکوت اختیار کرے جبکہ وہ شوریٰ والوں کے ساتھ مشورہ کے تابع ہو کر کام کر رہا ہے پھر بھی اس کو منافق کہہ کر مولانا سعد صاحب اور ان کی حمایت کرنے والوں کو برا کہنے پر مجبور کیا جانے لگا۔

اور جس طرح بدعتی حضرات اپنی مساجد میں جب کسی امام کا تقرر کرتے ہیں تو اس کے سکوت کو قبول کر کے امام نہیں بنالیتے بلکہ ہمارے اکابر بزرگان دین، مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبد الرشید صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کلاماً کافر ہونے کا عقیدہ نہیں سن لیتے وہاں تک امام مقرر نہیں کرتے، یہی حال شوریٰ والے اپنے اس ساتھی کے متعلق جو شوریٰ والوں کے ساتھ جماعتوں میں جانا چاہتا ہے یا اس کو شوریٰ والے اپنی مساجد میں دینی تقاضہ دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس سے اپنی تسلی کے لئے اس کے دل میں امارت والوں کی طرف یا امیرِ امارت والوں کی جانب کچھ میلان تو نہیں؟ اس لیے اس کو اپنا موقف ظاہر کرنے پر مجبور کرتے ہیں، تاکہ تسلی ہو جائے اور یہ ہمارا ساتھی موقع ملنے پر مولانا سعد صاحب کی غلطیوں کا دوسرے کے سامنے افشا کر کے اوروں کو غیبتی بنانے میں معاون بنتا رہے۔

(2) دوسری دلیل ہمارے وہ اکابرین جنہوں نے چالیس یا پچاس سال تک قربانیاں دے کر اپنی ہڈیوں کو گلوا دیا، جب ان اکابرین کو نظام الدین والوں کا کام سمجھ میں نہیں آتا اگرچہ ان کا کام قرآن کے مطابق ہو، ان کی تالیف کردہ کتاب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو، اور اگرچہ (ان کی دعوت، تعلیم اور استقبال) یعنی ان کی دعوت قرآن کا حکم ہو اور ان کا تعلیمی حلقہ قرآن کی ترغیب ہو اور ان کا استقبال قرآن کی بیان کردہ مومنین کی صفات میں سے ہو، یہ دلائل ہونے کے باوجود جب ہمارے بڑوں کو سمجھ میں نہیں آتا تو ہم اپنے بڑوں کے مقابلے میں عملاً قرآن اور احادیث کا تو انکار کر سکتے ہیں لیکن ہم اپنے بڑوں کے طرز کا اور ان کی بتائی ہوئی ہدایات کا ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔

خلاصہ دٗلیل نمبر(۲) شوریٰ والوں کے صف اول کے خاص ذمہ داروں کا جو شور ہے کہ ہمارے بڑوں کی ہڈیاں گل گئیں، اس کی حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اکابرین میں سے بن کر جوڑ کے لیے یا اجتماعات کے لیے بیرون اور اندرونِ ملک سفر کرتے ہیں چاہے وہ شوریٰ والے ہو یا امارت والے ہو، ان اکابرین کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ ان کے ساتھ چلنے والے خدام حضرات کو مخدومیت کا وہ عہدہ ملتا ہے کہ اس خادم کے لیے سواری کا، قیام کا طعام کا،اور خادم کی بھی خدمت کرنے والے خدام کو مقرر کیا جاتا ہے اور عمومی اجتماعات میں ان اکابرین کا خصوصی عالیشان پنڈال لگایا جاتا ہے، جس میں ان کے ساتھ سفر کرنے والے مصاحبین کا بھی خوب خیال رکھا جاتا ہے۔ حتی کہ ان اکابرین میں سے ہم نے بعضوں کا جلال اور غضب صرف چیچ نہ ہونے پر محسوس کیا ہے اور ان کے مخصوص استنجاء خانے میں استنجاء کر کے لٹکنے والی رسّی جس کو پکڑ کر اٹھا جاتا ہے، اگر وہ بھی ان کی مرضی کے مطابق نہ ہوئی تو اس کی درستگی کا تذکرہ بھی پرانوں کے مجمع میں مشورے کے طور پر ہوتا ہے، حالانکہ محبت کرنے والے دعوت و تبلیغ کی نسبت پر نکلنے والے اکابرین کا جتنا بھی اکرام کریں کم ہے، اور یہ خدمت اجر و ثواب کا باعث بن کر عبادت میں شمار ہو گی، تو اس میں ہڈیاں گلنے کا تو کوئی مسئلہ آتا ہی نہیں بلکہ جسم کے ہر عضو کو صحت کا، سلامتی کا خدمت گزاروں کی طرف سے پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے یہ اکابرین کا حق ہے۔

ہم شوریٰ والوں کے پاس ان امارتوں والوں کو گمراہ اور باطل کہنے کی

تیسری دلیل (۳) مولانا سعد صاحب کے خلاف لکھی گئی پچاسی (۸۵) غلطیوں والی کتاب ہے۔ جس میں ان کی غلطیوں کو لکھنے والے نے لکھ کر اہل شوریٰ کے پرانے ساتھیوں کے دلوں میں اتار دیا۔ اس لئے اب ہم نگاہوں کو بند کرتے ہیں تب بھی ان کی غلطیاں نظر آ جاتی ہیں اور ہم کو ان کی غلطیوں کو نا واقف عام مسلمانوں کے سامنے اسلامی چھ صفات کی طرح تذکرہ کرنے میں مزہ آتا ہے۔ اب امت کی عوام چاہے چھ صفات اور ایمانیات پر آئیں نہ آئیں اس کی کوئی پرواہ نہیں، لیکن دنیا کا مسلمان کیسے مولانا سعد صاحب کی پچاسی غلطیوں کو جان لیں یہ ہماری فکر اور محنت ہو گی۔

مفتیان کرام سے ان حقائق کے بعد چند لطائف اور عجائب پیش نظر کر کے یا گوش گزار کر کے پھر سوالات کریں گے۔

عجوبہ نمبر (۱) جب شوریٰ والے اپنے اپکو حق پر سمجھتے ہیں اور امارت والوں کو باطل سمجھتے ہیں تو باطل والوں کو حق پر لانے کے لیے محرّماتِ قرآنیہ کا اور ممنوعاتِ الٰہیہ کا سہارا کیو لیتے ہیں؟ اور قرآن کی یہ آیت یا ایھا الذین امنو اجتنبوا کثیرا من الظن۔۔۔ الاخ منسوخ سمجھ کر امارت والوں سے بدگمانی کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ حسن ظن اتحاد کے لئے مفید ہوتا اور اجر و ثواب کے مستحق ہوتے۔

اور اہل شوریٰ میں سے اپنا کوئی ساتھی گمراہ یعنی امارت والا نہ بن جائے اس کے لیے غیبتوں کا سہارا لے کر حلالی ہونے کے باوجود حرامی بن جاتے ہیں اور ان باتوں پر استمرار کی وجہ سے قلب اسود ہونے پر گناہ کا احساس تک باقی نہیں رہتا الذین ظلّ سعیھم فی الحیاۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعاً۔ اللہ اس آیت کا مصداق ہونے سے ہر مسلمان کی حفاظت فرمائے۔

مولانا ابراہیم صاحب دامت برکاتہم اس بات کی خوب ہدایت دیتے ہیں کہ اپنے ساتھیوں سے حسن ظن رکھو اور ہمدردی کرو۔ اللہ نے یہ حکم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا کہ آپ اپنے ساتھیوں کے لئے دعا کرو آپ کی دعاء ان کے لیے تسلی کا سامان ہیں۔ وصلّ علیھم انّ صلاتک سکن لھم (سورۂ توبہ ۱۵۳) اور اپنے ساتھیوں کے لئے استغفار بھی کثرت سے کریں اس کا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ اپنے حق کو

معاف کرواور اللہ کے حقوق کے لیے معافی کی دعامانگو۔ فاعف عنهم و استغفرلهم (سورۂ نساء ۱۵۹) یہ سب کام ہمدردی کے لیے ہے۔ حسد کے لیے نہیں۔ حاسد ایسی دعا کبھی نہیں مانگ سکتا۔ حاسد کسی کے ساتھ خیر کا ارادہ نہیں کر سکتا اور حاسد کسی کا ذکر خیر بھی نہیں سن سکتا۔اور ہمدرد ہمیشہ ساتھیوں کا بھلا چاہتا ہے اور ساتھیوں کے لیے دعائیں کرتا ہے یہاں تک مولانا ابراہیم صاحب کی ہدایات ہیں۔اسکے علاوہ بھی مولانا ابراھیم صاحب کی ہدایات ہیں۔ شوریٰ والے اپنے بڑوں سے محبت کے ساتھ مولانا ابراھیم صاحب کی ہدایات پر عمل کرتے تو شرارت والے قلوب نفرتوں سے پور نہ ہوتے۔اور اب تک تو یہ دوریاں عفو در گزر کے بعد اور دوسروں کے لئے دعاء اور استغفار کے بعد دوستی اور محبت میں بدل جاتی۔ (و امثالہ و نظائرہ کثیرۃ)

چار سال پہلے جب اختلاف ہوا تو تبلیغی جماعت والوں کے دو حلقے ہو گئے۔ایک کو نظام الدین والا کہا جانے لگا اور ایک کو شوریٰ والا کہا جانے لگا۔اب دونوں کے اپنے اپنے مشغلے تھے۔ جن میں دونوں طبقے مشغول تھے۔ اب ہمارے لئے (یعنی گجرات کے فی الحال کہے جانے والے نظام الدین والے) مشکل مسئلہ یہ تھا کہ کس طبقے کے ساتھ رہ کر کام کرے؟ تو دیکھا گیا کہ شوریٰ والوں نے احمد آباد کے چالیس (۴۰) حلقوں سے زیادہ میں،اور ایسے ہی گجرات کے ہر شہر کے حلقوں میں ،اور ایک ایک دیہات کے حلقوں میں مسجد وار جماعت کے ساتھیوں کو جوڑ کر وضاحت کے نام پر اتنی غیبتیں کی کہ اکثریت نے وضاحت کرنے والوں کی بات سن کر الزام لگانے والوں سے ان کی دینداری پر مطمئن ہو کر چار گواہ طلب کئے بغیر سر تسلیم خم کر دیا۔

اور ان غیبتوں کو سن کر جنکا ایمان قرآن پر تھا۔ ان اہل قرآن کو قرآن کی سورۂ حجرات کی آیت یا ایھا اللذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا۔۔ الاخ والی آیت نے ندامت، حسرت اور خسران آخرت سے بچنے کے لئے سننے والے مؤمنین کے نور ایمان کو جھنجھوڑتے ہوئے سورۂ نور کی آیت کا یہ جملہ قالوا ھذا افک مبین کہنے پر مجبور کر دیا اور لولا جاءوا علیه باربعة شهداء نے کہنے والوں سے چار گواہ کا مطالبہ کیا تو اِن وضاحتی پروگرام کرنے والوں کے پاس نہ تو اس آیت کے مطالبے کا جواب تھا اور نہ اس آیت کے فتوے کا خوف تھا،اس لئے ہم نے دوسری طرف نظام الدین والوں کو اور مولانا سعد صاحب کو دیکھا تو وہ لوگ اپنے تبلیغی اعمال میں کسی کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر اطمینان کے ساتھ سر گرم اور مشغول تھے۔ حالانکہ چار سال پہلے اور اب تک بھی مولانا سعد صاحب کی مخالفت میں موبائل کے ذریعے اور وضاحت کے نام پر مساجد میں،اجتماعات کے ذریعے ،اور علمائے کرام کو ہمنواں بنا کر ان کے اقوال کے ذریعے،اور جو ہو سکا وہ سبب اختیار کر کے ،اتنی شدت کے ساتھ مخالفت کی گئی کہ شاید ہی آج تک پوری دنیا میں اتنی بڑی تعداد میں کسی مسلمان کی مخالفت کی گئی ہو۔ایسے حالات آنے پر مولانا سعد صاحب اپنے طور پر مطمئن ہو کر، کسی مخالفت کرنے والے کی برائی کئے بغیر اور اپنے ساتھیوں کو مخالفت کرنے والوں کی برائی کی اجازت دیئے بغیر اپنے تبلیغی اعمال میں، اجتماعات میں، اور ساتھیوں کو اللہ کے راستے میں نکالنے میں مکمل مشغول رہے۔ جس کے نتیجے میں پورے ہندوستان کے ہر صوبے میں اور دنیا کے اکثر ملکوں میں اجتماعات کی تعداد بڑھ گئی اور اللہ کے راستے میں نکلنے والوں کی کثیر جماعتیں جانے لگیں۔

عجوبہ نمبر دو(۲) یہ ہے کہ مولانا سعد صاحب سے شوریٰ والوں کی طرف سے غلطیوں پر معافی مانگنے اور رجوع کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو مولانا سعد صاحب نے بھوپال کے اجتماع میں مسلمانوں کی بڑی تعداد کے سامنے اپنی غلطیوں کا اقرار کرتے ہوئے رجوع کر لیا۔ نظام الدین مرکز پر حیاۃ الصحابہ کی تعلیم کے بعد بھی رجوع کیا۔ اور مفتیان دیوبند کو مراجع کے ساتھ تحریراً ایک کے بعد دو اور دوسرے کے بعد تیسرا رجوع نامہ امت کے اتحاد کے لئے ارسال کرتے رہے۔ مفتیان دیوبند کے مطالبے پر کہ بلا توجیہ اور بلا تاویل رجوع کریں، اس پر بھی مولانا سعد صاحب نے چوتھا رجوع نامہ مفتی ریاست صاحب بلند شہری کے ہاتھ ۲ فروری ۲۰۱۷ کو ارسال فرمایا۔ مفتیان کرام نے اس رجوع نامہ کو ان کی شرائط کے مطابق ہونے کے باوجود قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اگر قبول کر لیتے تو اللہ کی ذات سے قوی یقین تھا، کہ یہ اختلاف اتحاد میں بدل جاتا۔ شوریٰ والے مفتیان دیوبند کے رجوع نامہ کو قبول نہ کرنے پر مخالفت پر باقی رہیں اور اختلافات اب تک جاری رکھیں۔ اور امارت والوں نے حضرت شیخ کی تحریر کردہ ہدایات جو انہوں نے فضائل ذکر میں صفحہ نمبر ۴۷۴ پر یہ حدیث نقل کی ہے ''جو شخص کسی کو گناہ سے عار دلائے وہ خود مرنے سے پہلے اس گناہ میں مبتلا ہو گا'' اور حضرت شیخ زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل تبلیغ میں صفحہ نمبر ۳۰۷ پر یہ حدیث نقل کی ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، ''جو مسلمان کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دری کرتا ہے، اللہ جل شانہ اس کی پردہ دری فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ گھر بیٹھے اسکو رسوا کر دیتا ہے'' اور اسی صفحہ پر ایک حدیث لکھی ہے کہ '' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بدترین سود مسلمان کی آبرو ریزی ہے'' ۔ امارت والوں نے حضرت شیخ کی ہدایات کو مانتے ہوئے، وعید اور بدترین سود سے بچنے کے لئے اور اپنے حسنات کو حبط ہونے سے اور سیئات میں تبدیل ہونے سے اور فضولیات اور بکواس والے مشغلے کو اختیار کرنے سے اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچانے کے لئے سلامتی اور سالمیت والی راہ کو اختیار کی۔ جس کے اختیار کرنے پر دنیا میں بائیکاٹ کی دھمکیاں ملی اور مستقبل میں قادیانی ہو جانے کی پیشن گوئیاں کی گئیں۔ اور شوریٰ والوں کے بعض افراد مجدّد بن کر ہم کو گمراہ اور باطل ہونے کا فتوی دینے کے ساتھ ساتھ برے القاب سے نوازتے رہیں۔ جبکہ ہم نے شوریٰ والوں سے جڑ کر کام کرنے کی بہت کوششیں کیں۔ حتیٰ کہ نظام الدین سے آنے والی جماعتوں سے بھی شوریٰ والوں کی ہدایت کے مطابق کام کرواتے رہیں۔ اور ہم ان شوریٰ والوں کے عناد کو دیکھ کر نظام الدین سے آنے والی جماعتوں کو یہ سمجھاتے رہیں، کہ آپکو مولانا سعد صاحب کا نام نہیں لینا ہے اور نظام الدین کا بھول کر بھی تذکرہ نہیں کرنا ہے۔ ایسی حکمتوں سے کام کرنے اور کروانے کے باوجود ہمارا یہ طرز ان کو اچھا نہیں لگا اور نفرتیں اور دوریاں بڑھتی گئیں۔ پھر مجبوراً ہم نے ہماری طرف سے بداخلاقی نہ ہو اور کوئی زیادتی نہ ہو اس کا خیال رکھتے ہوئے اپنی جماعتوں کو بنا کر نظام الدین کے مشورے سے بھیجتے رہیں۔

عجوبہ نمبر(۳) یہ ہے کہ شریعت کا یہ اصول امت مسلمہ جانتی ہیں کہ ''کسی کا بوجھ کسی پر لادا نہیں جاتا'' اور کسی فردِ واحد کی زیادتی یا خطا کی وجہ سے اس کے والدین کو یا اس کے رشتداروں کو یا اس سے تعلق رکھنے والے کسی طبقے کو بدنام کرنا، گنہگار ٹھہرانا سراسر گناہ اور الزام ہے۔ اگرچہ زیادتی کرنے والے نے معافی نہ مانگی ہو، اور اگر اس نے معافی مانگ لی ہو تو اس معافی مانگنے والے کو اس کے گناہ کو یاد دلا کر عار دلانا یا بدنام کرتے رہنا یا اس کی پردہ دری کرنا ایسی حرکت کرنے والوں کی معصومیت کو عصیان میں اور اس کے حسانات کو سیئات میں تبدیل ہو جانے کے اندیشے میں

دھکیل دیتی ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ جب یہ بات ہے تو اس کی وجہ سے دوسروں کو بدنام کرنا سراسر گناہ در گناہ اور کھلم کھلا الزام اور بہتان ہو جاتا ہے۔

اب دنیا میں یہ دیکھا گیا کہ کسی نظام الدین سے تعلق رکھنے والے مسلمان سے کوئی بھول یا زیادتی ہو جاتی ہے تو اس کی اصلاح کرنے کے بجائے اس کی اس زیادتی کا تذکرہ کرتے ہوئے شور مچایا جاتا ہے۔ پھر پوری دنیا کے نظام الدین سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو بدنام کیا جاتا ہے اور سارا الزام مولانا سعد صاحب کو لگانے میں انتظار کرنے والے بعض شوریٰ والے نہیں چکتے اور اپنے ہی جیسوں کو پوری دنیا میں بیدار کر کے ان کو بھی مولانا سعد صاحب کو بدنام کرنے کا حکم جاری کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ قرآن کی یہ آیت بھول چکے ہیں۔ جس میں اللہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔وتعز من تشاء وتذل من تشاء نتیجہ یہ نکلتا ہے اور نکلتا رہا ہے اور ان شاءاللہ نکلتا رہے گا۔جنکو بدنام کیا جاتا ہے اللہ انکو عزت دیتا ہے۔اور بدنام کرنے والے کے حصے میں نتیجہ انکے منشا کے خلاف آنے پر ناکامی، ذلت، بدنامی، اور معصیت کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

نظام الدین والوں سے درخواست ہے کہ شوریٰ والوں کی طرف سے کسی طرح کی کوئی زیادتی ہو جائے امارت والوں کے حق میں۔ تو امارات والوں کو چاہیے فاعف عنهم واستغفر لهم پر عمل کرتے ہوئے ان کو در گزر کر دیں اور ان کے لئے اللہ سے استغفار کرتے رہیں۔یہی مولانا سعد صاحب کا طرز اور عمل ہے۔اور اسی بات کی حضرت کی طرف سے تمام مسلمانوں کو تاکید اور ترغیب ہے۔تاکہ مسلمان تمام اکابر میں سب سے اعلیٰ اور اکبر ذات اللہ کے قرآن پر عمل کرتے ہوئے، اللہ والے اور قرآن والے بن جائیں۔

تبلیغی جماعت کے احباب اختلاف کی وجہ سے اہل بدعت کی طرح اپنی مساجد سے جماعتوں کو نکال دیتے ہیں۔ امارت والوں میں سے بعض امارت والے مساجد سے شوریٰ والوں کی جماعتیں نکال دیتے ہیں اور شوریٰ والوں میں سے بعض شوریٰ والے بھی اپنی مساجد سے جماعتوں کو نکال دیتے ہیں۔ اور دونوں کے پاس نکالنے کی تین تین وجوہات ہیں۔

شوریٰ والوں کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس امارت والوں کو مساجد سے نکالنے کی تین وجوہات ہے۔

(۱) پہلی وجہ: یہ ہے کہ امارت والے منتخب احادیث کی تعلیم کرتے ہیں۔ جو ہمارے اکابرین کے منشا کے خلاف ہے۔

(۲) دوسری وجہ: دعوت، تعلیم اور استقبال والا عمل کر کے عوام کو مسجد میں جمع کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سناتے ہیں۔ یہ عمل بھی ہمارے بڑوں کے منشا کے خلاف ہے۔

(۳) تیسری وجہ: یہ مولانا سعد صاحب کو اپنا امیر مانتے ہیں اور مرکز نظام الدین کو اپنا مرکز قرار دیتے ہیں۔ یہ بھی ہمارے بڑوں کے منشا کے خلاف ہے۔

امارت والوں کے پاس شوریٰ والوں کو نکالنے کی تین وجوہات ہیں۔

(۱) پہلی وجہ: یہ لوگ مسلمانوں کے کلمۂ ایمان کی شہادت دینے والے امارت والوں کو گمراہ اور باطل پر ہونے کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ اور ہماری مساجد میں آکر بھولے بھالے مسلمانوں میں یہ زہر ڈال کر ہم میں آپس میں اختلاف کرواتے ہیں۔

(۲) دوسری وجہ: مولانا سعد صاحب کو جو ہمارے امیر ہے۔ ان کی بتائی ہوئی قرآنی اور نبوی اور سیرت صحابہ والی ترتیب پر ہم عمل کرتے ہیں۔ یہ لوگ ان کے متعلق بھی فضولیات بکتے ہوئے گمراہ ہونے کا تذکرہ پوری امت مسلمہ میں پھیلانے کو اجر وثواب کا درجہ دیتے ہیں۔

(۳) تیسری وجہ: شوریٰ والوں کو جوڑ کے بجائے توڑ میں اور اتحاد کے بجائے اختلاف میں اور ایمانی مذاکروں کے بجائے مولانا سعد صاحب کی اغلاط کا تذکرہ کرنے میں مزہ آتا ہے۔اس لیے ہم امارت والوں کو شوریٰ والوں کی آنے والی بعض شریر جماعتوں سے فتنے اور خباثت کا ہمارے مصلیوں میں اندیشہ ہونے پر ان کو نہ رکھنے میں ہم خیر اور عافیت سمجھتے ہیں۔تا کہ ہم میں کوئی کسی مسلمان کو باطل کہنے والا، اور غیبتوں میں وقت ضائع کرنے والا اور اپنے اوقات کو برباد کرنے والا وجود میں نہ آئے اور ہماری مساجد کے مصلیان فتنہ اور خباثت اور توڑ والے ذہن بنانے سے محفوظ اور مامون رہیں۔ اور ان شوریٰ والوں کی غیر موجودگی میں ان کے لئے دعا اور استغفار کر کے عنداللہ ماجور ہو کر اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکیں۔ فبایّ حدیثٍ بعده یؤمنون

ان حقائق، لطائف، عجائب اور وجوہات کا تذکرہ کرنے کے بعد ہم گجرات کے مظلوم اہلِ امارت کی جانب سے اہل حق مفتیان کرام سے چند سوالات کرتے ہیں۔

(۱) سوال نمبر ایک: دعوت و تبلیغ امت کی جہالت کو دور کرنے والا اور ایمانیات کو بڑھانے والا کام ہے تو اس کارِ خیر کو کرنے کے لئے مولانا سعد صاحب کو اپنا امیر مان کر ان کی بتائی ہوئی قرآنی ہدایات اور نبوی تعلیمات اور صحابہ والی صفات کو اختیار کرنا کیا گمراہی اور قادیانی ہو جانے کے مترادف ہے؟ یا ان کو امیر ماننا کیسا ہے؟

(۲) سوال نمبر دو: مولانا سعد صاحب کی تالیف کردہ کتاب ''منتخب احادیث'' کو تعلیمی حلقوں میں پڑھنا اور کسی کو جبر و اکراہ کئے بغیر اس حلقے میں بیٹھنے کی ترغیب دینا کیا گمراہ ہو جانے والا عمل ہے؟

(۳) سوال نمبر تین: دعوت، تعلیم، استقبال والا عمل کر کے عوام کو مسجد کے باہر سے لا کر اور دنیوی مذاکروں سے ہٹا کر مسجد میں بٹھا کر منتخب احادیث کی تعلیم میں جوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اور نورانی اقوال سنانا کیا گمراہیت اور شوریٰ والوں کے اکابر کے منشا کے خلاف ہونے کی وجہ سے ایمان کو کمزور کرنے والا عمل ہے؟

آپ اہل حق مفتیان کرام سے مؤدبانہ اور عاجزانہ گزارش ہے، کہ ان تین سوالات کا دلائل کی روشنی میں جواب دے کر ہماری اور ہمارے اہل شوریٰ کے شرفاء(جو شرارت سے محفوظ ہیں) کی رہبری فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

من جانب: گجرات کے مظلوم اہل ایمان امارت والے احباب